Lesson 9: Al-Maidah (Ayaat 94 - 104): Day 30

سُوْرَةُ المَائدة كي تَفْسِير

مومنو!الیی چیزوں کے بارے میں مت سوال کرو کہ اگر (ان کی حقیقیں) تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں اور اگر قر آن کے نازل ہونے کے ایام میں الیسی باتیں پوچھوگے تو تم پر ظاہر بھی کر دی جائیں گی (اب تو) خدانے الیسی باتوں (کے پوچھنے) سے در گزر فرمایا ہے اور خدا بخشنے والا بر دبار ہے دی جائیں گی (اب تو) خدانے الیسی باتوں (کے پوچھنے) سے در گزر فرمایا ہے اور خدا بخشنے والا بر دبار ہے (۱۰۱) اس طرح کی باتیں تم سے پہلے لوگوں نے بھی پوچھی تھیں (گر جب بتائی گئیں تو) پھر ان سے منکر ہو گئے (۱۰۱)

اللہ تعالیٰ یہاں ایک خوبصورت اَدب سکھارہے ہیں کہ صرف سوالوں سے دین کو حاصل نہ کرو۔ اسلامی مزاج بیہ نہیں ہے کہ صرف سوالات کریں اور عمل سے دُور رہیں۔علم والوں کو بے وقت تنگ نہ کریں۔راہ چلتے سوال نہ کریں۔

دینی محفلوں میں علم سیکھاسکھایا جاتا ہے۔ بعض لوگ صرف شغلاً سوال کرتے ہیں۔ یہ دُرست طریقہ نہیں ہے۔

منداحد میں ہے کہ جب آیت «وَلِلهِ عَلَي النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا» (3-آل عمران: 97) نازل ہوئی یعنی" صاحب مقدور لوگوں پر جج بیت الله فرض ہے"، توایک شخص نے

پوچھایار سول اللہ کیا ہر سال جج فرض ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہورہے انہوں نے پھر دوبارہ یہی سوال کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر سکوت فرمایا انہوں نے تیسری دفعہ پھریہی پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر سکوت فرمایا انہوں نے تیسری دفعہ پھریہی پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر سال نہیں اور اگر میں ہاں کہ دیتا توہر سال واجب ہو جاتا اور تم ادا نہ کر سکتے۔ پس اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری۔

یعنی جن چیزوں کے بارے میں اللہ تعالی نے خاموشی اختیار کی ہے اُن کے بارے میں سوال نہ کرو۔ مثال: جن دنوں بارش ہوتی ہے توہر نیج اُگ جا تا ہے۔ جب وحی نازل ہور ہی تھی تولوگ جو بھی سوال یوچھتے اُس کے متعلق وحی نازل ہو جاتی۔

ا پنامز اج عمل والا بنائيں سوالوں والانہ بنائيں۔

راہ چلتے بغیر موقع محل کے سوالات نہ کریں۔ بہت مین میخ نہ نکالیں۔

مثال: جب ہم گاڑی میں بیٹھتے ہیں تو کیا ہم گاڑی کے انجن یاہر چیز کی تفصیل پوچھتے ہیں۔ نہیں یہ غیر ضروری بات ہوتی ہے۔

اسی لئے بعض او قات احکامات کی وجہ ہمیں سمجھ نہیں ہوتی کیکن ہمارے لئے لازم ہو تاہے کہ اللہ کا حکم سن کر اُس کومان لیں اور عمل کریں۔ آج کل بیر ماحول بنا ہؤاہے لوگ کہتے ہیں ہمیں اس بات کی سمجھ نہیں آتی کہ فلاں حکم کیوں دیا۔ فلاں کام کیوں کریں۔

ہمارے پاس ہر علم کی ہر تفصیل نہیں ہے۔ چیوٹاسا دماغ ہے اور ایک محدود ساعلم ہے۔ اگر ہمیں سب احکام کی سمجھ نہ بھی آئے تو ہم نے اُن پر عمل کرناہے کیونکہ اللّٰد اور رسولؓ اللّٰد کا تھم ہے۔

مثال جب ہم جہاز میں بیٹھتے ہیں تو مجھی نہیں یو چھتے جہاز کے یریہاں کیوں لگے۔سیٹ بیٹ کیوں باندھیں۔ جہاز کاڈیز ائن ایسا کیوں ہے؟ لیکن دین میں کئی لوگ ایسے ایسے سوالات کرتے ہیں۔ الله تعالی الحکیم ہے۔ ساراعلم اُسی کے پاس ہے۔ اصل دین ہم سے یہی چاہتاہے کہ عمل کرو۔جب آپ فرمانبر داری سے عمل کرنے لگیں گے تواللہ تعالیٰ کی رحمت سے وجہ بھی سمجھ آ جائے گی۔ ا یک مرتبہ لو گوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بہ کثرت سوالات شروع کر دیئے چنانچہ آپ صلی الله عليه وسلم منبرير آگئے اور فرمايا آؤ أب جس کسی کو جو کچھ يو چھنا ہو يو چھالو۔ جو يو چھو گے جواب ياؤ گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہ کانپ اٹھے کہ ایسانہ ہواس کے پیچھے کوئی اہم امر ظاہر ہوجتنے بھی تھے سب اپنے اپنے چہرے کپڑوں سے ڈھانپ کر رونے لگے، ایک شخص تھے جن سے مذاق کیاجا تا تھااور جنہیں لوگ اُن کے باپ کے سوادوسرے کی طرف نسبت کرکے بلاتے تھے اس نے کہا حضور صلی الله عليه وسلم مير اباي كون ہے؟ آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمايا: خزافه: وہي اُس كاباپ تھا۔ اُس كى ماں پریشان ہوئی اور اُٹھ کر کہنے لگی تجھ سے زیادہ نافرمان بیٹا کس کاہو گا؟ تو مجھے سرِ عام رُ سوا کر رہاہے۔ (صحیح بخاری:6362)

اس لئے منع کیا گیا کہ اللہ کے نبی کو سوال پوچھ کرینگ نہ کیا کرو۔

اس کا مطلب میہ ہر گزنہیں کہ سوال نہ یو چھیں۔ مسنون عمل میہ ہے کہ کسی خاص موضوع پر علم حاصل کریں پھر جہاں سے سمجھ نہ آئے اُس کے بارے میں سوال یو چھر لیں۔ دینی معاملات میں بحث نہ کریں۔

اللہ کے نبی ؓ نے فرمایا" حلال واضع ہے اور حرام بھی واضع ہے۔ جہاں خاموشی ہے وہاں اللہ کی رحمت ہے"۔

آپ بیہ اُصول پکڑلیں۔علم حاصل کریں، شخفیق کریں۔اور بلاوجہ کے سوالات سے گریز کریں۔

اور حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ نے فرائض مقرر کر دیئے ہیں انہیں ضائع نہ کروحدیں باندھ دی ہیں انہیں ضائع نہ کروحدیں باندھ دی ہیں انہیں نہ توڑو، جو چیزیں حرام کر دی ہیں ان کی حرمت کو سنجالو جن چیزوں سے خاموشی کی ہے صرف تم پررحم کھا کرنہ کہ بھول کرتم بھی اس کی پوچھ کچھ نہ کرو۔

عام طور پرلوگ افواہیں پھیلاتے ہیں۔ اور دوسروں کو پریشان کرتے ہیں۔ آپ زیادہ بحث میں نہ پڑیں۔اگر کوئی د کان یاسٹور والے کہتے ہیں کہ وہ حلال بیچتے ہیں اور اُن کے پاس صحیح سر ٹیفیکیٹ ہے تو پھر تسلی رکھیں۔

پہلی بات تو یہ کہ کھاناسادہ کھائیں۔گھر کا کھانا کھانے کی کوشش کریں۔ حلال کھاناجہاں سے دِل مانتا ہے تو کھالیں۔لین دوسر وں کونہ رو کیں۔ یہ اجتماعی غیبت ہوتی ہے تو کھالیں۔لیکن دوسر وں کونہ رو کیں۔ یہ اجتماعی غیبت ہوتی ہے کہ بغیر جانے ہو جھے کسی سٹوریاد کان کے بارے میں باتیں پھیلا دی جائیں۔

بنی اسرائیل کی مثال دی جار ہی ہے۔ کہ وہ بہت سوالات کرتے تھے اور پھر عمل نہیں کرتے تھے۔

لیکن اس کامطلب میہ ہر گزنہیں کہ کسی سے پچھ نہ بوچھیں اور اپنی مرضی کریں۔ پتا کرنالاز می ہے ایک د فعہ پتا چل جائے توعمل کریں اور تسلی رکھیں۔

آگے مشرکین کی کچھ بدعات کاذِ کرہے۔

مَا جَعَلَ اللهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلا سَآبِبَةٍ وَّلا وَصِيْلَةٍ وَّلا حَامٍ ۚ وَّلْكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا يَفْتَرُونَ عَلَى اللهِ اللهِ اللهِ مَنْ بَحِيْرَةٍ وَّلا سَآبِبَةٍ وَّلا عَامٍ ۚ وَالْكِنْ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِي

خدانے نہ تو بحیرہ کوئی چیز بنایا ہے اور نہ سائبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حام بلکہ کا فر خدا پر جھوٹ افتر اکرتے ہیں۔ ہیں اور بیرا کثر عقل نہیں رکھتے (۱۰۳) یہاں چار جانوروں کے نام آئے ہیں۔

بَحِيرةٍ : كان چیراہوئی: كہ اونٹنی كے جب پانچ مؤنث بچے ہوتے توپانچواں اگر نرہو تاتو اُس مادہ كے كان كائے كراس كانام بحيرہ ركھتے۔ يعنی اُس كی بہت عربت كرتے۔

جانوروں میں لڑ کیاں یعنی مؤنث پیدا کرنے والی کی بہت عرّت کرتے تھے۔

مثال جیسے انسانوں میں چار بیٹوں والی ماں کی بعض او قات بہت عرّت کی جاتی ہے۔

سَائِبَةٍ: یعنی اگر کوئی شخص سفر میں ہو تا اور منّت مان لیتا کہ اگر خیریت سے گھر پہنچ گیا تو اِس او نٹنی کو سائبہ بنادوں گا۔ پھر عرب لوگ اسے جچوڑ دیتے نہ سواری کا کام لیتے نہ بال کا ٹیتے نہ دو دھ دو ہتے اور اسی کا نام سائبہ ہے۔

اپنے پاس سے اپنے آپ کو مشکل میں ڈال لیتے۔اب یہ او نٹٹیاں اد ھر اُد ھر پھر تیں اور لو گوں کو تنگ کرتیں۔وہ ان کو پچھ نہ کہتے۔

مثال جیسے آج بعض او قات منت مان لیتے ہیں کہ فلاں چیز نہیں کھاؤں گی۔ یہ غلط ہے۔

وَصِيلَةٍ: وصیلہ اس جانور کو کہتے ہیں کہ مثلاً ایک بکری کاساتواں بچہ ہے اب اگر وہ نرہے اور ہے مردہ تواسے مردعورت کھاتے اور اگر وہ مادہ ہے تواسے زندہ باقی رہنے دیتے اور اگر نرمادہ دونوں ایک ساتھ ہوئے ہیں تواس نرکو بھی زندہ رکھتے اور کہتے کہ اس کے ساتھ اس کی بہن ہے اس نے اسے ہم پر حرام کر دیا۔ وصل یعنی دومل گئے۔ اپنی مرضی سے خود ہی بنالیا تھا۔

حَامِ : حام اس نراونٹ کو کہتے ہیں جس کی نسل سے دس بچے بید اہو جائیں یہ بھی مروی ہے کہ جس کے بچے سے کوئی بچے ہو جائے (یعنی پوتا) اسے وہ آزاد کر دیتے نہ اس پر سواری لیتے نہ اس پر بوجھ لادتے، نہ اس کے بال کام میں لاتے نہ کسی کھیتی یا چارے یا حوض سے اسے روکتے۔

اور کہتے تھے کہ یہ اللہ کا حکم ہے۔ یہ سب برعات تھیں۔

اللہ تعالیٰ نے یہ سب آیات نازل کر دیں کہ کیسے لوگ اللہ کے دین کوبدل دیتے ہیں۔ لوگ اپنی مرضی کی چیزیں دین میں شامل کر لیتے ہیں۔

توحیداور شرک میں بہت باریک سافرق ہے۔ صرف ایک بال برابر فرق یہ ہے کہ اطبع اللہ و اللہ الرسول۔ جس نے اللہ اور رسول اللہ کی اطاعت کی وہی کا میاب ہو گا۔ وہ اللہ کے دین کو اپنے لئے کا فی سمجھتے ہیں۔ جو اِس حد کو توڑ دیتے ہیں۔ وہ اینی مرضی سے باتیں گھڑ کر کہتے ہیں کہ یہ اللہ کا تھم ہے۔ ہر دور میں لوگوں نے یہ کام کیے۔

کوئی ایساکام جواللہ کے نبی گنے نہیں کیایا جس کا حکم نہیں دیاوہ بدعت ہے۔ اور بیالو گوں کو گمر اہ کرتی ہے۔ دین میں نئی نئی باتیں ایجاد کر نابدعت ہے۔ مثال؛ کوئی خود نوٹ چھاپ لے تو کیا حکومت قبول کرتی ہے؟

## خود کے بنائے ہوئے عمل کر کے ہم جنت حاصل نہیں کر سکتے۔

وَإِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَى مَا آنُوْلَ اللهُ وَإِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدُنَا عَلَيْهِ ابَآءَنَا اللهُ وَإِلَى الرَّسُولِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدُنَا عَلَيْهِ ابَآءَنَا أُولَوْ كَانَ اللهُ وَإِذَا قِيْلَ اللهُ وَإِلَى اللهُ وَإِلَى اللهُ وَإِلَى اللهُ وَإِلَى اللهُ وَإِلَى اللهُ وَاللهُ وَاللّهُ وَاللّ

اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ جو (کتاب) خدانے نازل فرمائی ہے اس کی اور رسول اللہ کی طرف رجوع کروتو کہتے ہیں کہ جس طریقے پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے وہی ہمیں کافی ہے بھلا اگر ان کے باپ دادانہ تو کچھ جانتے ہوں اور نہ سید ھے رستے پر ہوں (تب بھی؟) (۱۰۴)

۔ یعنی اگر باپ دادا کو کچھ نہیں پتاتھا پھر بھی اُن کی بات مانو گے۔ پھر بھی انہی کی پیروی کروگے؟

مثال جیسے اگر بزرگ کے پاس اتناعلم نہیں تھا۔ یا اُس دَور میں علم عام نہیں تھا۔ ہمار بے بزرگوں کو صحیح علم کے بارے میں پتانہیں چل سکاتو کیا آپ صرف اس لئے کہ اُن کا احترام کرتے ہیں اور اُنکی پیروی کرتے ہیں کہ وہ ایسا کرتے ہیں۔ ایسا کرناصر اصر گمراہی ہے۔

والدین اور بزر گوں / باپ دادا کا احترام کرولیکن بیہ مت سمجھو کہ باپ دادا کا دین ہی ہمارا دین ہے۔ اللہ اور رسول کا دین تمھارا دین ہونا چا مئیے۔خو دبنائی اور گھڑی ہوئی باتوں کو دین مت سمجھو۔ کسی حلال اور حرام کواپنی مرضی سے نہیں بدل سکتے۔اللّٰہ نے سب حلال اور حرام بتادیئے ہیں۔ہم صرف اُس پر عمل کریں گے۔

مثال: آپ کا بچپہ امتحان دینے جائے واپس آگر کھے کہ امی جان پیپر اچھا بنا ہؤا نہیں تھا۔ سوال غلط مثال: آپ کا بچپہ امتحان دینے جائے واپس آگر کھے کہ امی جان پیپر اچھا بنا ہؤا نہیں تھا۔ سوال بدل کر ٹھیک کر دیئے۔ اور اپنے خو د کے بنائے ہوئے سوالات کے جو ابات لکھ کر آیا ہوں۔ کیا اس کی اجازت ہوگی ؟

ہمیں کس نے اجازت دی کہ اپنے پاس سے باتیں دین میں شامل کر دیں؟

جب قوموں میں عمل کم ہوجاتا ہے توہم شارٹ کٹ ڈھونڈنے لگتے ہیں۔ تا کہ بدعات کریں اور عمل نہ کرنا پڑے۔

ہمیں کرنایہ ہے کہ صرف اللہ اور رسول کے احکامات کی پیروی کریں۔ہمارے لئے قر آن اور سُنّتِ رسول ہی کافی ہے۔

لو گوں کو جب سے کہیں تو وہ کہتے ہیں کیا حرج ہے؟ پھر کیا ہؤا ہم ایسا کرتے ہیں تو؟ تو بحیرہ اور سائبہ بنانے سے کیا حرج ہوتا تھا؟ بلکہ جانوروں کا خیال رکھا جاتا تھا۔

پھرلوگ کہتے ہیں کہ میلاد اور قر آن خوانی سے کیاحرج ہو تاہے؟ ختم دِلانے سے کیاحرج ہو تاہے؟ یہ تونیکی کاکام ہے وغیرہ۔

حرج ہیہ ہے کہ اللہ اور رسول نے اس کا حکم نہیں دیا۔ نقصان ہیہے کہ ہم قر آن وسنّت کے مطابق عمل نہیں کررہے۔ علم کے بغیر ہم یہ باتیں نہیں سکھ سکیں گے۔ آب اگر کسی چیز کاوزن کرناہو تو اسکیل یاتر ازوسے کیا جائے گا۔ اسکیل کا پیانہ اور تر ازو کے باٹ اسٹینڈرڈ سائز کے ہونگے۔ اپنی مرضی سے طے نہیں کر سکیل گے۔

حرج میہ ہے کہ جب ایساخو د کا بنایا ہؤا دین عام ہو جاتا ہے تواصل دین حجیب جاتا ہے۔ لوگ غلط باتوں کو صحیح سمجھنے لگتے ہیں۔

لوگ علم حاصل نہیں کرتے۔بس صرف قر آن کو قر آن خوانی تک رکھ لیتے ہیں۔

ہر بندہ دین کے لئے پچھ کرناچاہتا ہے۔جب اُس کو آسان والی چوائس اور آپشن مل جاتی ہے پھر وہ نماز نہیں پڑھے گابس میلاد کروالے گا۔ اللہ کے احکام پر عمل نہیں کرے گابس قران خوانی کروالے گا۔ اللہ کے احکام پر عمل نہیں کرے گابس قران خوانی کروالے گا۔ اللہ کے احکام کر رہاہوں۔ پھر لوگ سوچ لیتے ہیں کہ سال میں ایٹ دِل کو تسلّی دے لے گا کہ پچھ نہ پچھ تو دین کاکام کر رہاہوں۔ پھر لوگ سوچ لیتے ہیں کہ سال میں ایک بار قران کا دَرس کروالیں۔ تو یہی کافی ہے۔

یہ ماہانہ نیکیاں پاسالانہ نیکیاں نہیں کرنی۔ بلکہ روزانہ اور ہر وفت تقویٰ کی حالت میں رہناہے۔

مثال: جب لو گوں کو اصل کھانا پکانا آ جائے گا تو پھر وہ دوسر وں سے مشورے نہیں کرتے کہ فلاں ڈش میں کیاڈالوں۔ پھر وہ اصل ترکیب سے کھانا بناتے ہیں۔

جب اصل دین سمجھ میں آجائے گاتو ہم صرف اُسی پر عمل کرینگے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمُ أَنَفُسَكُمُ لَا يَضُرُّكُمُ مَنُ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمُ إِلَى اللَّهِ مَرُجِعُكُمُ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُمُ بِمَا كُنْتُمُ تَعُمَلُونَ ﴿105﴾ اے ایمان والوں! اپنی فکر کرو، جب تم راہ راست پر چل رہے ہو توجو شخص گر اہ رہے اس سے تمہارا کو نیاد سے اللہ ہی کے پاس تم سب کو جانا ہے پھر وہ تم سب کو بتلادے گاجو کچھ تم سب کرتے سے۔ (105)

ا پنی فکر کرو۔ باپ داداکانام نہ لگاؤ۔ یہ آیت دوانتہائی Extreme روّیوں کی وجہ سے غلط مفہوم کے ساتھ پیش کی جاتی ہے۔

کچھ کہتے ہیں کہ اپنی فکر کرو۔میری فکرنہ کرو۔ مجھے اپنی مرضی کرنے دو۔ تبلیغ نہ کرو۔ کوئی دعوت نہ دو۔

اس سے بیرنہ سمجھاجائے کہ اچھی بات کا تھم اور بُری باتوں سے منع بھی نہ کرے، کیونکہ مسندا حمد کی حدیث میں ہے کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبے میں فرمایا! لوگوتم اس آیت کو پڑھتے ہواور اس کا مطلب غلط لیتے ہو سنو! میں نے خو در سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ لوگ جب بری باتوں کو دیکھتے ہوئے انہیں نہیں روکیں گے تو بہت ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی عام عذاب آ جائے۔ امیر المومنین رضی اللہ عنہ کا بیہ فرمان بھی ہے کہ جھوٹ سے بچو جھوٹ ایمان کی ضد ہے۔ سنن تر نہی 158

یجھ خواتین کہتی ہیں قرآن کلاس نہیں آسکتی کیونکہ میری ساس غصّہ کرتی ہے۔خاوند پُر دہ نہیں کرنے دیتا۔ بچے مصروف رکھتے ہیں نماز نہیں پڑھ سکتی۔

یعنی دوسروں کے کندھے پر رَ کھ کر بندوق چلاتے ہیں۔

یعنی اپنی کمزور یوں۔ اپنی غلطیوں۔ اپنی کو تاہیوں کا الزام دو سروں پر مت لگاؤ۔ جو جتنی کو شش کر ہے۔
گااللّٰد اُتن ہی توفیق دے گا۔ آپ خود ٹھیک ہو جائیں۔ اپنے گناہوں کو دو سرے کے نام سے نہ کریں۔
کیاباپ دادا کی مرضی سے سب کچھ کر رہے ہیں؟ پھر اُن کے نام سے گناہ نہ کرو۔ کیادادی نانی جیسے
کیڑے بہتے ہیں؟ کیااُن جیسا کھانا کھاتے ہیں؟ فرنیچر نئے زمانے کا ہے؟ لیکن دین وہی دو سروں کی
مرضی والا کیوں؟

## ہم کپڑے اپنی مرضی کے ، فرنیچر اپنی مرضی کا ، کھانے اپنی پیند کے لیکن دین وہی دادا ، ناناوالا!

پھر بعض لوگ کہتے ہیں کہ فلاں مولوی صاحب توبہ کہتے ہیں۔ فلاں امام نے یہ فتویٰ دیاہے۔ آپ دوسروں پر کیوں الزام لگاتے ہیں؟خود علم حاصل کرو۔ اگر ہم مولوی کے کہنے پر سود نہیں جچوڑ تے۔ اگر کسی امام کے کہنے پر بے حیائی نہیں جچوڑی تو کیااُن کی ہر بغیر قر آن وسنت کی بات پر عمل کرناضروری ہے؟ تم وہی کرتے ہوجو تم کرناچاہتے ہیں۔

اگر والدین کو کچھ معلوم نہیں تھاتو تم اَب سکھ لو۔اپنے باپ داداکے لئے والدین کے لئے اچھے صدقۂ جاربہ بنو۔

ہماری ماں یا دادی ، نانی سکول نہیں جاسکیں۔ مدر سے نہ جاسکیں۔ صحیح علم نہ حاصل کر سکیں تو اُن کے لئے دعا کریں۔ لیکن خو د علم حاصل کر کے قرآن و سُنت کے مطابق زندگی گزاریں۔ بیر بہت اہم موضوع ہے۔ اس پر مزید بات ہو سکتی ہے۔